نفسیات

11

پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ، لاہور

جملہ حقوق بحق پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ لاہور محفوظ ہیں۔

تیار کردہ: پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ لاہور۔

منظور کردہ: وفاقی وزارت تعلیم حکومت پاکستان، اسلام آباد

بموجب مراسلہ: F.13- 4 /2005-(S-S)

فہرست

باب	عنوان	صفحہ نمبر
1	نفسیات کا تعارف	1
2	اسالیبِ تحقیق	10
3	اعصابی نظام اور کردار	21
4	حواس و ادراک	44
5	آموزش اور یاد	77
6	محرکاتی کردار	100
7	شخصیت	111
8	ہیجانی کردار	130
9	اعلیٰ ذہنی اعمال	143

مصنفین: ☆ پروفیسر فقیہ الدین حیدر ☆ پروفیسر شاہدہ رضوی
☆ پروفیسر عصمت اللہ چیمہ ☆ پروفیسر توقیر سلیم خان

ایڈیٹرز: ☆ پروفیسر زریں بخاری ☆ فریدہ صادق ماہر مضمون (نفسیات)
نگران: ☆ فریدہ صادق ☆ ڈپٹی ڈائریکٹر گرافکس / آرٹسٹ: عائشہ وحید
ڈائریکٹر مسودات: ☆ ڈاکٹر مبین اختر

ناشر: الائیڈ بک سنٹر مطبع: شفیق احمد شاکر پرنٹرز لاہور

تاریخ اشاعت	ایڈیشن	طباعت	تعداد اشاعت	قیمت
مئی 2018ء	اول	22	11,000	74:00

باب اوّل

نفسیات کا تعارف

(Introduction of Psychology)

معنی اور تعریف

نفسیات ایک نو خیز علم ہے اس نے پچھلی دو صدیوں کے دوران بڑی تیزی سے ترقی کی ہے دیگر تمام علوم کی طرح یہ بھی عرصہ دراز تک فلسفہ کے جزو کے طور پر مستقلاً فلسفہ کے زیر اثر رہی۔

نفسیات (سائیکالوجی کا لفظ) یونانی زبان کے دو لفظوں ''سائیکی'' (Psyche) معنی روح اور ''لوگوس'' (Logos) معنی گفتگو سے ماخوذ ہے۔ اس طرح شروع میں نفسیات کی تعریف روح کے بارے میں گفتگو یا ایک ایسے مضمون کے طور پر کی گئی جو روح کا مطالعہ کرتا ہے بعد میں اسے ''روح کا علم'' کہا گیا ہے۔ روح کی ماہیت اس کے افعال اور جسم کے ساتھ تعلق کے بارے میں بہت سے اعتراضات کیے گئے۔ ہم بحیثیت مسلمان روح کے وجود پر یقین رکھتے ہیں۔ یہ غیر فانی ہے اور زندہ انسانی جسم میں مکین ہے۔ فرد کی موت کے بعد یہ جسم سے جدا ہو کر تا ابد زندہ رہتی ہے۔

چونکہ نفسیات بھی سائنس ہونے کا دعویٰ کرتی ہے اور روح کا مطالعہ سائنسی طریقوں سے کرنا ممکن نہیں ہے۔ روح کا معروضی مشاہدہ نہیں کیا جا سکتا۔ اس لیے بہت سے نفسیات دانوں نے نفسیات کی پہلی تعریف ''بطور علم روح'' (Science of Soul) مسترد کر دی۔ ان کا خیال تھا کہ اگر نفسیات ایک سائنس بننا چاہتی ہے اور روح اپنی ماہیت کے اعتبار سے بظاہر نظر نہ آنے والی تجریدی یا غیر مرئی شے ہے اور سائنسی طور پر اس کا مشاہدہ و مطالعہ ممکن نہیں اس لیے ماہرین نفسیات نے نفسیات کی اولین تعریف ''بطور علم روح'' کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا۔

اگر ذہن کو بطور مطالعہ کے لیے انتخاب کیا جائے تو یہ معلوم کرنا ہو گا کہ ذہن کیا چیز ہے؟ اگر کسی فرد سے پوچھا جائے کہ ذہن کیا ہے تو وہ فوراً جواب دے گا کہ یہ جسم اور دماغ میں کوئی غیر مرئی چیز ہے جس کے ساتھ انسان کے خیالات، احساسات اور ارادے وابستہ ہوتے ہیں۔ اب اگر دیکھا جائے تو معلوم ہو گا کہ یہ بات بھی تجربہ اور مشاہدہ کے زمرہ میں نہیں آتی اور نفسیات کے مطالعے کا میدان محدود ہو جاتا ہے اور اگر میگر کی پیروی کرتے ہوئے نفسیات کو ذہنی اعمال کا مجموعہ کہیں تو ذہنی اعمال کا کھوج لگانا پڑے گا۔ ذہنی اعمال دراصل وہ کیفیات ہیں جو کہ ہمارے ذہن میں جاری و ساری رہتی ہیں۔ ہمارے ذہن میں جو کیفیات جاری و ساری ہیں ان کا مطالعہ نہ صرف ناممکن ہوتا ہے بلکہ مشکل ترین مرحلہ ہوتا ہے کیونکہ فرد صرف اپنے ذہنی اعمال و کیفیات کا مطالعہ کر سکتا ہے اس کے لیے ذہنی اعمال اور کیفیات کا مطالعہ کرنا ناممکن ہوتا ہے ان مشکلات کے پیش نظر ماہرین نفسیات نے اس مضمون کے لیے شعور کو زیر بحث لانا شروع کر دیا۔

شعور ذہن کی بنیادی صفت ہے۔ وقوف، تاثر اور طلب اس کی مختلف صورتیں ہیں جو کہ ایک وحدت کی صورت میں ظاہر ہوتی ہیں۔ جب نفسیات کو علم شعور کہا جاتا ہے تو یہ معلوم کرنا ہو گا کہ شعور کیا ہے؟ ہم جب کسی چیز سے فوری طور پر آگاہ یا باخبر ہوتے ہیں تو اس کیفیت کو شعوری کیفیت کا نام دیا جاتا ہے۔ شعور کی عام طور پر درج ذیل تین خصوصیات بیان کی جاتی ہیں۔

1- شعور ہمیشہ ذاتی ہوتا ہے 2- شعور ایک مسلسل کیفیت ہے 3- شعور انتخابی ہوتا ہے

نفسیات کی اس تعریف پر یہ اعتراضات کیے گئے کہ انسانی ذہن صرف شعور نہیں ہوتا ہے بلکہ شعور، تحت الشعور اور لاشعور پر مشتمل ہوتا ہے۔ اس تعریف کی روشنی میں نفسیات کا موضوع محدود ہو جاتا ہے۔ دوسرا اعتراض یہ ہوا کہ ہم صرف اپنے شعوری اعمال کو جان سکتے ہیں۔ ہمارے لیے دوسروں کے شعوری اعمال کو جاننا ممکن نہیں ہوتا۔ یہ دونوں اعتراضات بہت بڑے تھے جن کی بدولت نفسیات کی تعریف کو تبدیل کر دیا گیا اور اس دور میں ہی واٹسن (Watson) نے کرداریت کے مکتبہ فکر کی بنیاد رکھی لہٰذا نفسیات کی ایک نئی تعریف معرض وجود میں آ گئی جو بطور علم کردار کے طور پر آئی لیکن جے۔ بی۔ واٹسن (John B. Watson) کے کرداریت کے نظریہ پر یہ اعتراض کیا گیا کہ یہ صرف انسان کے خارجی اعمال پر زور دیتی ہے اور اس کے باطنی محرکات یا ذہنی اعمال کو نظر انداز کرتی ہے جبکہ دورِ حاضر کے ماہرین نفسیات کے نزدیک نفسیات کی تعریف محض علم ذہن کے طور پر کرنا یا صرف خارجی کردار کے مطالعے کے طور پر کرنا آدھی سچائی ہے اسی وجہ سے جدید ماہرین نفسیات کی جامع تعریف پیش کرنے کے لیے نفسیات کو ذہنی اعمال اور جسمانی یا خارجی اعمال / کردار کا مطالعہ کرنا (Psychology as a science of mental processes and behaviour) کہتے ہیں۔

اس کے بعد نفسیات کی تعریف بطور علم ذہن کی گئی۔ کچھ ماہرین نفسیات نے نفسیات کی یہ تعریف بھی یہ کہہ کر رد کر دی کہ ذہن بھی روح کی طرح ایک مبہم لفظ ہے۔

نفسیات کی تیسری تعریف "بطور شعور" (Science of Consciousness) بھی کی گئی۔ چونکہ تحت الشعور اور لاشعور دونوں شعور سے بھی زیادہ وسیع اور اہم ہیں اور نفسیات کی تعریف بطور علم شعور تحت الشعور اور لاشعور دونوں کو اپنے مطالعہ میں نظر انداز کرتی ہے اس لیے یہ تعریف بھی بہت محدود ہو گئی۔ اس تعریف پر ایک اور اعتراض کیا گیا کہ شعور کسی فرد کا شخصی اور ذاتی یعنی پرائیویٹ ہوتا ہے اور کوئی دوسرا اس کے شعور کا براہِ راست مشاہدہ و مطالعہ نہیں کر سکتا۔

نفسیات بطور علم کردار اور ذہنی اعمال

(Psychology as a Science of Behaviour & Mental Processes)

ایف۔ ایل۔ رش (F.L.Ruch 1993) کا کہنا ہے کہ بہت سے ماہرین نفسیات نفسیات کی اس تعریف "عضویہ کے کردار کا علم" پر متفق ہوں گے کردار سے اُن کی مراد وہ حرکات و سکنات اور اعمال و افعال ہیں جنکا معروضی مشاہدہ کیا جا سکتا ہے۔

مارز 1997 کا کہنا ہے کہ نفسیات کی تعریف دوبارہ ایک صدی قبل 1920 اور 1960 کے دوران کردار کے قابل مشاہدہ علم کے طور پر کی گئی۔

اگرچہ نفسیات کا ابتدائی تعلق انفرادی اور گروہی سطح پر انسانی کردار سے ہی ہے لیکن یہ حیوانی کردار کا مطالعہ بھی کرتی رہی ہے ماہرین نفسیات نے نفسیاتی تجربہ گاہوں میں جانوروں پر بہت سے تجربات کیے ہیں کیونکہ جانوروں کو دورانِ تجربات سخت ضابطوں کے تحت رکھا جا سکتا ہے تجرباتی شرائط عموماً معمولوں کے قدرتی نارمل مشاغل و مصروفیات میں مداخلت پیدا کرتی ہیں بعض تجربات سے انسانی زندگی اور صحت متاثر ہوتی ہے اس لئے ایسے تجربات انسانوں کی نسبت حیوانوں پر کرنا زیادہ بہتر رہتا ہے۔

انسان کے ذہنی اعمال وافعال کو سمجھنے کے لئے ہمیں خارجی اعمال (کردار) کے مطالعہ پر انحصار کرنا پڑتا ہے یہ تعریف بہت جدید بھی تھی اور بہت مقبول ہوئی علم کردار کے حامیوں کو کردار کا علم پختہ ومفید بنانے کے لیے شعور اور ذہن پر انحصار ترک کرنا پڑا انہوں نے ان واقعات و افعال کے مطالعہ پر زور دیا جن کا مشاہدہ اور پیمائش کی جا سکتی ہو۔

جے۔بی۔ واٹسن اور دیگر ماہرین کردار کا یہ دعویٰ تو نہیں کہ لوگ تفکر نہیں کرتے یا خیالات نہیں رکھتے۔ لیکن ان کا نظریہ ہے کہ ایسے موضوعات سائنسی اور مطالعہ کے لیے مناسب نہیں۔ کسی کے خیالات اور احساسات جاننے میں کوئی دوسرا شریک نہیں ہو سکتا کیونکہ یہ پرائیویٹ ہوتے ہیں بہتر ہے کہ یہ موضوعات فلسفیوں کے لئے چھوڑ دیئے جائیں۔

ایف۔ایل۔رش (F.L.Ruch 1993) کا کہنا ہے کہ بہت سے ہم عصر ماہرین نفسیات نفسیات کی تعریف "بطور علم کردار" پر متفق ہوں گے کردار سے ان کی مراد وہ تمام حرکات یا اعمال ہیں جنکا معروضی مشاہدہ کیا جا سکتا ہے۔ عضویہ یا نامیات کے عضلاتی، غدودی اور دیگر اعضاء کے الگ الگ ردِاعمال اور وہ ردِاعمال جو منظم اور مربوط صورت میں عضویہ کی حیثیت کل نمائندگی کرتے ہیں۔ ماہرین نفسیات کردار میں فکری اور ہیجانی ردِاعمال جیسے باطنی افعال کے مطالعہ کو بھی کردار کی تشریح میں استعمال کرتے ہیں ان باطنی افعال کا مشاہدہ براہ راست تو نہیں کیا جا سکتا البتہ خارجی کردار کے مطالعہ سے اخذ کیا جا سکتا ہے۔

اکثر ماہرین نفسیات اس بات پر متفق ہیں کہ کردار کا مشاہدہ اور پیمائش بہت اہم ہے لیکن نفسیات کو محض علم کردار کہنا اس کے مطالعہ کو محدود کرنے کے مترادف ہے کیونکہ ماہرین نفسیات کا خاص مقصد یہ سمجھنے کی کوشش ہے کہ لوگ یا دوسری نوع کے ارکان خاص انداز سے کیوں عمل کرتے ہیں اس لئے اندرونی افعال اور محرکات کو جاننا ضروری ہے۔

لہٰذا نفسیات کی یہ تعریف زیادہ قابل قبول ہوگی کہ "نفسیات وہ علم ہے جو افراد اور دوسری نوع کے ارکان کے کرداری اور باطنی اعمال کا مطالعہ ان کے طرزِ عمل کی روشنی میں کرتی ہے۔

جیرو (Josh R. Jerow 1997) کے مطابق نفسیات کردار اور ذہنی اعمال کا علم ہے یہ ایک معیاری تعریف ہے۔

نفسیات کے مقاصد (Goals of Psychology)

اپنے اور اس دنیا کے بارے میں آگہی حاصل کرنے کے بہت سے طریقے ہیں ہمارا ایمان اور عقیدہ ہے کہ اللہ کے سوا ہر شے فانی ہے ہم اپنے اس ایمان اور عقیدے کی روشنی میں اللہ کو ایک اور غیر فانی مانتے ہیں۔

لیکن ماہرین نفسیات کا دعویٰ ہے کہ مشاہدے اور مطالعہ کا بہتر طریقہ سائنسی طریقوں کا استعمال ہے۔

نفسیات کو سائنس بننے کے لئے سائنسی طریقوں سے اپنا علم منظم کرنے کی ضرورت ہے چنانچہ نفسیات کو دو چیزوں کا خیال رکھنا ہوگا۔

i۔ علم کا منظم نظام ii۔ سائنسی طریقوں کا استعمال

نفسیات کا بڑا مقصد سائنسی طریقوں سے کردار اور ذہنی اعمال کے درمیان تعلق کو معلوم کرنا اور سمجھنا ہے۔ دوسرے لفظوں میں ماہرین نفسیات کو سائنس کے وہ قوانین سمجھنے چاہئیں جو ہمارے موضوع کے مطابق ہوں۔

سائنسی قانون سے مراد کسی موضوع سے متعلق وہ بیان ہے جس پر سائنسدان کو شواہد کی بنا پر صحیح ہونے کا یقین ہوتا ہے۔

ماہرین نفسیات کئی سالوں میں حیوانی اور انسانی کردار کے بارے میں معلومات حاصل کرنے میں کامیاب ہوئے۔ لیکن ابھی بہت سی

معلومات کا حاصل کرنا باقی ہے اب تک حاصل کردہ تمام معلومات وحقائق بہت منظم ہیں۔ ماہرین نفسیات نے یہ معلومات سائنسی طریقوں کے استعمال سے حاصل کیں اور نفسیات کو سائنس کا مقام دلایا یہ سائنسی طریقے مشاہدہ، فہم، بیان، کنٹرول اور دوبارہ اطلاق کرنے کے سلسلہ اسالیب پر مشتمل ہیں۔ اس طرح ہم کہہ سکتے ہیں کہ نفسیات کے دو باہم مربوط مقاصد ہیں۔ نامیات کے ذہنی اعمال اور کردار کے درمیان تعلق کو سمجھنا اور اس فہم کو حقیقی دنیا میں استعمال میں لانا۔

ہف مین اور ورنوئی (Huffman and Vernoy, 1997) نفسیات کے مندرجہ ذیل چار مقاصد بیان کرتے ہیں۔

1۔ بیان کرنا 2۔ وضاحت کرنا 3۔ پیش گوئی کرنا 4۔ کردار میں مثبت تبدیلی لانا۔

1۔ بیان کرنا

بہت سے نفسیات دان افراد کا مخصوص کردار سائنسی مشاہدہ کی مدد سے جانچ کر بیان کرتے ہیں یعنی کہ وہ کردار کس نوعیت کا ہے۔

2۔ وضاحت کرنا

ان کی کوشش ہوتی ہے کہ وہ اس کردار کی وجوہات کی تشخیص کر کے اس کی وضاحت کریں۔

3۔ پیش گوئی کرنا

وہ یہ کوشش بھی کرتے ہیں کہ وہ اپنے تجربات، مشاہدات اور تحقیق کی روشنی میں حاصل کردہ معلومات اور نتائج کا تجزیہ کر کے افراد کے مستقبل کے کردار کی پیش گوئی کریں یعنی مستقبل میں افراد سے کس قسم کے کردار کی توقع ہوگی۔

4۔ کردار میں مثبت تبدیلی لانا

اپنے حاصل کردہ نتائج اور معلومات کی مدد سے وہ افراد کے ناپسندیدہ کردار یا ماحول میں تبدیلی لانے کی کوشش بھی کرتے ہیں۔ تاکہ آئندہ زندگی میں ایسے افراد کو اپنے ماحول کے ساتھ مطابقت کرنے میں دقت پیش نہ آئے۔

چند تحقیقات میں ماہرین نفسیات سائنسی مشاہدے کی روشنی میں خاص کردار بیان کرنے کی کوشش کرتے ہیں وہ تجربات کے ذریعے کردار کے اسباب واضح کرنے کی بھی سعی و کوشش کرتے ہیں مستقبل میں کسی کردار کے وقوع پذیر کی پیش گوئی کے لئے وہ تحقیق کرتے ہیں۔ اور وہ ان تحقیقات کے نتائج کی روشنی میں ناپسندیدہ کردار یا صورت حال کو بدلنے کی سعی کرتے ہیں۔

نفسیات کی شاخیں (Branches of Psychology)

نفسیات کی مختلف شاخیں زندگی کے مختلف شعبہ جات میں کردار کا مطالعہ کرتی ہیں۔ ہم نفسیات کی 54 شاخوں میں سے صرف چند ایک کا ذکر کریں گے۔

1۔ کلینیکل سائیکالوجی (Clinical Psychology)

کلینیکل سائیکالوجی اطلاقی نفسیات کی شاخوں میں سے ایک ہے جو افراد کے ہیجانی اور مطابقتی مسائل کا مطالعہ کرتی ہے۔ کلینیکل

ماہرین نفسیات نفسیاتی آزمائشوں نفسی طریق علاج، شخصیت، غیر طبعی نفسیات اور تحقیقی طریقوں کی تربیت حاصل کرتے ہیں پاکستان میں کلینیکل سائیکالوجسٹ کے لئے بہت سے تربیتی مراکز کام کر رہے ہیں۔ جہاں ماہرین نفسیات ایم ایس سی کرنے کے بعد ڈیڑھ سالہ تربیتی کورس کرتے ہیں اب بہت سے تربیت یافتہ کلینیکل ماہرین نفسیات ہسپتالوں، جیلوں، اصلاحی اور پبلک ہیلتھ کے اداروں میں خدمت کر رہے ہیں ان میں سے کچھ ماہرین کالجوں اور یونیورسٹیوں میں تدریسی فرائض انجام دے رہے ہیں اور کچھ اپنے پرائیویٹ کلینک چلا رہے ہیں کلینیکل سائیکالوجسٹ مرض کی تشخیص کے لئے معیاری ٹیسٹوں، انٹرویو اور شخصیت کی تحلیلی آزمائشوں کا استعمال کرتے ہیں وہ اپنے مریضوں کے مسائل اور ان کے اسباب جاننے کے بعد علاج کے طریقے تجویز کرتے ہیں بہت سے کلینیکل سائیکالوجسٹ غیر اقامتی مریضوں کے ذہنی، ہیجانی، کرداری اور شخصی مسائل کے حل میں مدد فراہم کرتے ہیں۔

2- تجرباتی نفسیات (Experimental Psychology)

تجرباتی نفسیات عمومی نفسیات کی قدیم ترین شاخ ہے یہ نفسیاتی لیبارٹری میں تجرباتی آلات کی مدد سے ذہنی اعمال اور کردار کا مطالعہ کرتی ہے ماہرین نفسیات گزشتہ ایک سو سال سے زائد عرصے سے ذہنی اعمال اور کردار کے مطالعہ کے لئے تجربات کر رہے ہیں تجرباتی نفسیات بڑی تیزی سے ترقی کے مراحل طے کر رہی ہے فلسفہ کی بجائے تجرباتی نفسیات نے بھی ذہنی اعمال کے مطالعہ کو اپنا موضوع مطالعہ قرار دیا۔ اب ہر جدید ماہر نفسیات نے اپنے خاص تحقیقی مطالعہ کے لئے ضروری آلات سے لیس لیبارٹری بنا رکھی ہے۔

ولہلم وونٹ (Willhelm Wundt) نے پہلی تجرباتی نفسیاتی لیبارٹری 1879ء میں لیپزگ (Leipizig) یونیورسٹی جرمنی میں قائم کی اس وقت سے تجرباتی نفسیات تیزی سے ترقی کر رہی ہے گزشتہ صدی کے آخری سالوں میں اکثر ماہرین نفسیات نے انسانی اور حیوانی کردار اور انسانی ذہنی اعمال مثلاً شعور، یادداشت، آموزش اور ہیجان وغیرہ پر گرانقدر تجربات کئے۔

ان ماہرین میں وونٹ، تھارن ڈائیک، سکنر، واٹسن، پیف لاف، بارٹلٹ، ابنگھاس، کوہلر کوفکا اور ورتھیمر مشہور ہیں۔ طلباء نے شماریات، تجرباتی نفسیات، اور عمومی نفسیات میں داخلہ لیکر کامیابی سے کورس مکمل کئے۔ درحقیقت تجرباتی نفسیات کا مقصد نفسیات کے طلبا میں تحقیقی قابلیت کو بڑھانا ہے بہت سے ماہرین تجرباتی نفسیات مختلف کالجوں، یونیورسٹیوں اور دیگر ایجنسیوں میں تحقیقی کام پر مامور ہیں۔

3- تعلیمی نفسیات (Educational Psychology)

جیسا کے اس کے نام سے ظاہر ہے تعلیمی نفسیات کی شاخ تعلیمی اداروں کے نفسیاتی مسائل کا مطالعہ کرتی ہے یہ طلبا کی بہتر نشوونما اور تعلیم کے لئے نفسیاتی اصول فراہم کرتی ہے یہ شاخ نفسیاتی آزمائشوں کے ذریعے طلبا کی تحصیل کی پیمائش کرتی ہے۔ اور نفسیاتی اصولوں کی روشنی میں اساتذہ کو جدید اور ترقی یافتہ تدریسی طریقوں سے روشناس کرانے کے لئے تربیت فراہم کرتی ہے یہ غیر معمولی بچوں کی نفسیاتی رہنمائی پر بھی زور دیتی ہے۔ تعلیمی نفسیات کے بنیادی مقاصد میں ایک اہم مقصد طلبا اور انکی قابلیتوں کو سمجھ کر انہیں اچھا شہری بنانا ہے۔ تعلیمی نفسیات طلباء اور اساتذہ کے اوصاف کا مطالعہ کرنے میں بھی مدد دیتی ہے۔ اور طلبا کی بہتر تعلیم کے لئے استاد اور شاگرد ہر دو کے مابین افہام و تفہیم، اچھے تعلق اور باہمی عزت و تکریم پر بھی زور دیتی ہے۔

سیکنڈری اور ہائر سیکنڈری سکولوں میں تربیت یافتہ ماہرین نفسیات چائلڈ گائیڈنس کلینک میں طلبا کے تعلیمی، ذہنی، شخصی، سماجی اور ہیجانی مسائل کے حل میں مددگار ہوتے ہیں۔

تعلیمی نفسیات غیر معمولی بچوں کی بہتر تعلیم کے لیے اصول بتاتی ہے کیونکہ ان بچوں کو معاشرہ اور خصوصاً اساتذہ کی طرف سے خاص توجہ، محبت اور شفقت کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہ نفسیات ایسے بچوں کے لیے خصوصی نصاب کی تیاری، خصوصی اداروں کے قیام اور خصوصاً تربیت یافتہ اساتذہ کے تقرر کے لیے سفارشات کرتی ہے اساتذہ اور والدین کو ایسے بچوں کے لیے گرمجوشی محبتوں سے بھرپور ماحول فراہم کرنے کے لیے باہمی تعلق استوار رکھنے کی ہدایت کرتی ہے۔

4۔ماحولی نفسیات (Environmental Psychology)

ماحولی نفسیات ایک فرد کی جسمانی حالتوں پر بائی جین اور ماحول کے تعاملی اثرات کا مطالعہ کرتی ہے۔ مخصوص ماحول کے تحت افراد کے ذہنی اعمال اور کردار کا مطالعہ کرنے میں مددگار رہتی ہے۔ جوش۔ آر۔ جیرو (Josh R. Jerow, 1997) کہتا ہے۔ "ہماری شخصیات ہماری ارثی صفات اور ماحولی صفات کے باہمی تفاعل کا نتیجہ ہوتی ہے" گویا ہمارا ماحول ہمارے توارث کی مانند ہماری شخصیت کی نشوونما میں نمایاں کردار ادا کرتا ہے۔ کسی فرد کی ذات کے متعلق معلومات حاصل کرنے کے لیے اس کی شخصیت پر پڑنے والے ماحولی اثرات کا مطالعہ کرنے کی ضرورت بھی پیش آتی ہے۔ لہٰذا ماحولی نفسیات فرد کے ماحول اور فرد پر اس کے اثرات کا مطالعہ کرتی ہے۔ اگر کسی فرد کو ماحول کے ساتھ ہم آہنگی ہونے میں مشکل پیش آتی ہے۔ تو نفسیات فرد کے کردار میں اصلاح و تبدیلی لاکر اس کی ماحول کے ساتھ مطابقت پیدا کرنے میں مدد دیتی ہے۔ اگر صورت حال برعکس ہے تو اس کے ماحول میں تبدیلی لائی جاتی ہے یا اس کو کسی موزوں ماحول میں بھیج دیا جاتا ہے

5۔جرائم کی نفسیات (Criminal Psychology)

جرائم کی نفسیات کا تعلق مجرموں، ان کی بحالی کے اداروں جیلوں کے ماحول اور دیگر متعلقہ عوامل سے ہے یہ جرائم کے اسباب کی تحقیق کرتی ہے اور جرائم پیدا کرنے والے اسباب کا خاتمہ کر کے مجرموں کو اچھا شہری بنانے میں مدد دیتی ہے۔ اس لئے جرائم کی نفسیات کے ماہرین مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات معلوم کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

- i- لوگ کوئی جرم کیوں کرتے ہیں؟
- ii- کیا تمام لوگ جرم کرتے ہیں یا چند ایک؟
- iii- ان کو جرائم کے اسباب کے خاتمہ میں مدد دینے کے لئے کون سے نفسیاتی اقدام کرنے چاہیں۔
- iv- کیا ہمیں پرانے ظالمانہ اور غیر انسانی سزاؤں کے اقدام کرنے چاہیں یا نئے اصلاحی اقدام کرنے چاہیں۔

اصلاحی نفسیات کا اولین نعرہ ہے" جرم سے نفرت کرو مجرم سے نہیں" جدید ماہرین نفسیات کا نظریہ ہے کہ مجرموں کو جسمانی مار پیٹ جیسی سخت سزائیں نہیں دینی چاہیں۔ اس ظالمانہ قانون کی بجائے جرمیات کے ماہرین نفسیات کے ذریعے ان کے ناپسندیدہ غیر انسانی کردار کی اصلاح کرانی چاہیے کیونکہ مجرمانہ کردار ایک شخص کو اور زیادہ جارح بنا دیتا ہے۔

بیسری (Beccari 1769) نے جرم و سزا کے موضوع پر بہت سے مقالے شائع کئے اس نے زور دیا کہ ناگزیر حالات میں بھی

انتقامی سزاؤں کی بجائے اصلاحی سزائیں دینی چاہیں مجرموں کے ساتھ ہموار رویہ نرم، ہمدردانہ اور حوصلہ بخش ہونا چاہیے تاکہ وہ خود ارادی سے جرم کرنا چھوڑ دیں۔ پاکستان کی جیلوں میں بہت سے ماہرین نفسیات کی تقرری بطور جیل سپرنٹنڈنٹ کی گئی ہے۔ یہ ماہرین جیل انتظامیہ کے ساتھ کام کرتے ہیں مجرموں کی بہتر تعلیم کے لئے وہ جیل میں سازگار ماحول اور سہولتیں دینے کی تلقین کرتے ہیں بہت سے مجرم ماہرین نفسیات کی ان کوششوں سے اپنی تعلیمی قابلیت بڑھانے میں کامیاب ہوئے ہیں بہت سے اخلاقی اور دینی تعلیم حاصل کر کے حافظِ قرآن بن گئے۔

6۔ صنعتی اور کاروباری نفسیات یا بزنس سائیکالوجی

(Industrial and Organizational Psychology)

نفسیات کی یہ شاخ بڑی تیزی سے ترقی کر رہی ہے۔ ماہرین نفسیات اس شعبہ میں کارکن کے انتخاب اور تقسیم کار کے لئے خاص ٹیسٹ تیار کرتے ہیں۔ نفسیات کی یہ شاخ کارکنوں کے مسائل کا مطالعہ کرتی ہے اور ان کے لئے تربیتی پروگرام مرتب کرتی ہے یہ عموماً انسانی عوامل سے متعلق صنعتی اور کاروباری مسائل کا مطالعہ کرتی ہے اس کا دوسرا اہم شعبہ صارفین اور مارکیٹنگ کے عوامل سے متعلق ہے اس شعبہ میں ماہرین نفسیات کسی صنعتی ادارے کی خاص پیداوار کی طرف صارفین کے رویوں کی پیمائش کرتی ہے یہ ایک طرف تو مصنوعات بنانے والوں کی صارفین کی پسند اور ضرورت کے مطابق نئی مصنوعات پیش کرنے کی سفارش کرتی ہے دوسری طرف اشتہار بنانے والے مشتہرین کو ان مصنوعات کی فروخت کے لئے اشتہاری مہم چلانے میں مشورے دیتی ہے۔ اس نفسیات کی ایک اور خصوصیت انسانی انجینئرنگ ہے۔ انسانی انجینئرنگ صنعتی، برقی، فضائی اور تمام متعلقہ شعبوں میں نئے نئے آلات کا ڈیزائن تیار کرتے ہیں۔ انسانی انجینئرنگ کا یہ شعبہ بڑی تیزی سے ترقی کر رہا ہے ٹیکنالوجی میں فروغ کے ساتھ ساتھ انسانی انجینئرنگ کی اہمیت بھی شدت سے محسوس کی جارہی ہے نفسیات کی یہ شاخ کارکنوں اور انتظامیہ کے مابین خوشگوار تعلقات کے قیام کے لئے نفسیاتی اصول فراہم کرتی ہے جو ان کی ترقی، بہتر کارکردگی اور مصنوعات کی کوالٹی کی عمدگی کے لئے بہت ضروری ہے۔

خلاصہ

ابتدا میں نفسیات کی تعریف "بطور علم روح" کی گئی۔ چونکہ روح کا غیر مرئی ہونے کی وجہ سے سائنسی طور پر مشاہدہ و مطالعہ نہیں کیا جاسکتا اس لئے یہ تعریف رد کردی گئی۔ اس کی دوسری تعریف بطور "علم ذہن" یا ذہنی اعمال کے علم کی صورت قدرے مدلل تھی لیکن ذہن کا بھی پرائیویٹ اور ذاتی ہونے کی وجہ سے براہ راست مشاہدہ ناممکن ہے اس لئے بہت سے ماہرین کے اس نکتہ اعتراض کی وجہ سے یہ تعریف بھی مسترد کردی گئی کہ ذہن کا معروضی مطالعہ نہیں کیا جاسکتا چونکہ ذہن میں شعور کے علاوہ تحت الشعور اور لاشعور بھی پایا جاتا ہے نفسیات کی تیسری تعریف "بطور علم شعور" بھی تحت الشعور اور لاشعور کی عدم شمولیت کی وجہ سے ناقابل قبول ٹھہری کیونکہ اس سے نفسیات کا دائرہ علم بہت محدود تھا۔ نفسیات کی چوتھی تعریف "بطور علم کردار" یا قابل مشاہدہ اعمال کے علم یا سائنس کے طور پر کی گئی جس کا براہ راست اور معروضی مشاہدہ ممکن ہے اس تعریف کو بھی یک طرفہ خیال کر کے قابل اعتراض سمجھا گیا نفسیات کی جدید تعریف درج ذیل ہے:

"نفسیات ذہنی اعمال اور کردار کا علم ہے۔"

ایف۔ایل۔رش (F.L.Ruch 1993) کے مطابق کردار سے مراد خارجی اور داخلی اعمال و حرکات ہیں جن کا معروضی مطالعہ کیا جا سکتا ہے۔ مثلاً فکر، یادداشت، ادراک، وقوف، احساس اور ارادے جیسے داخلی یا باطنی اعمال کا مشاہدہ خارجی حرکات یا کردار کے ذریعے ممکن ہے۔ چنانچہ نفسیات کو ایسا علم کہا گیا جو کرداری اور ذہنی دونوں اعمال کے مطالعہ سے استفادہ کرتا ہے۔ جوش۔آر۔جیرو (Josh. R. Jerow 1997) کے مطابق "نفسیات کردار اور ذہنی اعمال کی سائنس ہے" نفسیات کی یہی تعریف معیاری اور قابل قبول ہے۔

نفسیات کے مقاصد

ہف مین اور ورنوئی (Haffman & Varnoy, 1997) کے مطابق نفسیات کے چار مقاصد ہیں۔

1۔ بیان کرنا 2۔ وضاحت کرنا 3۔ پیش گوئی کرنا 4۔ کردار یا صورتحال کو بدلنا

نفسیات کا موضوع مطالعہ ذہنی اعمال اور کرداری ہے

غیر طبی نفسیات ذہنی امراض مثلاً ذہنی کرداری شخصی اور ہیجانی مسائل کا مطالعہ کر کے ان کے لئے علاج معالجے تجویز کرتی ہے تعلیمی نفسیات طلباء کے تعلیمی سماجی اور ہیجانی مسائل کا مطالعہ کرتی ہے یہ طلباء کو مناسب مضامین اور پیشے کے انتخاب میں مدد دیتی ہے انکی بہتر تعلیم کے لیے نفسیات اصول فراہم کرتی ہے۔

جرائم کی نفسیات جرائم کے اسباب کا مطالعہ کرتی ہے اور مجرم کی اصلاح اور بحالی میں مدد دیتی ہے۔

صنعتی اور کاروباری نفسیات صنعت اور کاروبار کے عوامل کا مطالعہ کرتی ہے سماجی اور ماحولی نفسیات ایک فرد کی جسمانی حالتوں پر بائی جین اور ماحول کے تعاملی اثرات کا مطالعہ کرتی ہے۔

مشق

معروضی حصہ

1- ہر سوال کے نیچے چار ممکنہ جوابات دیے گئے ہیں۔ درست پر (✓) کا نشان لگائیں۔

i- کس ماہرین نفسیات کا کہنا ہے "بہت سے ماہرین اس پر متفق ہیں کہ یہ کردار کا سائنسی طریقوں سے مطالعہ کرتی ہیں۔"

ا۔ واٹسن ب۔ رش ج۔ ای سینگ د۔ مائرز

ii- عمومی نفسیات کی قدیم ترین شاخ کونسی ہے۔

ا۔ تعلیمی نفسیات ب۔ کلینیکل نفسیات ج۔ غیر معمولی نفسیات د۔ تجرباتی نفسیات

iii- نفسیات کی سب سے پہلے تعریف کی گئی۔

ا۔ علم روح ب۔ علم شعور ج۔ علم الذہن د۔ علم کردار

iv- واٹسن کس مکتب فکر کا بانی تھا؟

ا۔ کرداریت ب۔ وظیفیت ج۔ ساختیت د۔ گشتالٹ

-2 درج ذیل فقرات میں خالی جگہ موزوں الفاظ سے پُر کریں۔

-i سائنس بالعموم مکمل اور............ معلومات کا مجموعہ ہوتی ہے

-ii سائنس مستقبل کے واقعات کے رونما ہونے کی............ کرتی ہے

-iii ذہن ایک............ چیز ہے

-iv ذہن جسم............ رہتا ہے

-3 مختصر جوابات دیجیے۔

-i نفسیات کا نفس مضمون (دائرہ کار) بیان کریں۔

-ii نفسیات کے چار مقاصد تحریر کریں۔

-iii تجرباتی نفسیات بیان کریں۔

-iv صنعتی نفسیات کے بارے میں تحریر کریں۔

-v نفسیات کی بہترین تعریف کیا ہو سکتی ہے۔

-4 کالم (ا) کے الفاظ کے مطابق کالم (ب) میں تلاش کر کے کالم (ج) میں لکھیے۔

کالم(ا)	کالم(ب)	کالم(ج)
کلینیکل سائیکالوجی	واٹسن	
تعلیمی نفسیات	نفسیات کے چار مقاصد	
کرداریت	ہیجانی اور مطابقتی مسائل کا مطالعہ	
پہلی تجرباتی نفسیاتی تجربہ گاہ	تعلیمی اداروں میں نفسیاتی مسائل کا مطالعہ	
ہف مین اور وولوئی	لیپزگ یونیورسٹی	

انشائیہ حصہ

-5 نفسیات کی بطور علم ذہنی اعمال اور کردار کے علم کی وضاحت کیجیے۔

-6 نفسیات کی معیاری تعریف پر تفصیلاً بحث کیجیے۔

-7 نفسیات کی مختلف شاخیں بیان کیجیے اور ان میں سے کسی دو کو تفصیل سے لکھیے۔

-8 کلینیکل سائیکالوجی اور جرائم کی نفسیات پر تفصیل سے بحث کیجیے۔

-9 تجرباتی اور تعلیمی نفسیات واضح کیجیے۔

-10 صنعتی اور کاروباری اور ماحولی نفسیات کی وضاحت کیجیے۔

-11 نفسیات کے بارے میں مختلف نظریات پر بحث کیجیے۔

-12 i) نفسیات کے مقاصد ii) نفسیات کے موضوع مطالعہ پر مختصر نوٹ لکھیے۔